السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کھانے کے احکام

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

خوراک جسم انسانی کی ایک اہم ضرورت ہے،اس خوراک کا اثرانسان کے اخلاق وکردار پر بھی پڑتا ہے۔اچھی اور پاک غذاانسان پر اچھے اثرات چھوڑتی ہے نکمی اور حرام غذا سے بُرے اثرات ہوتے ہیں۔یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نےاپنے مومن بندوں کوپاک صاف اشیاء کھانے کا حکم دیا ہے اورخبائث(حرام ونکمی اشیاء) سے منع کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کاارشاد ہے:

يَـٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ كُلُوا۟ مِمَّا فِى ٱلْأَرْضِ حَلَـٰلًا طَيِّبًا ... ١٦٨ ... سورة البقرة

"اے لوگو!زمین میں جتنی بھی حلال اورپاکیزہ چیزیں ہیں تم انھیں میں سے کھاؤ(پیو۔)"[1]

نیزاللہ کافرمان ہے:

يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ كُلُوا۟ مِن طَيِّبَـٰتِ مَا رَزَقْنَـٰكُمْ وَٱشْكُرُوا۟ لِلَّهِ إِن كُنتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ ١٧٢ ... سورة البقرة

"اے ایمان والو!جوپاکیزہ چیزیں ہم نے تمھیں دے رکھی ہیں کھاؤ(پیو)اوراللہ کاشکر کرو،اگرتم خاص اسی کی عبادت کرتے ہو۔"[2]

اورفرمان الٰہی ہے:

يَـٰٓأَيُّهَا ٱلرُّسُلُ كُلُوا۟ مِنَ ٱلطَّيِّبَـٰتِ وَٱعْمَلُوا۟ صَـٰلِحًا ... ٥١ ... سورة المؤمنون

"اے پیغمبرو!حلال چیزیں کھاؤاور نیک عمل کرو۔"[3]

مزیدفرمان الٰہی ہے:

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ ٱللَّهِ ٱلَّتِىٓ أَخْرَجَ لِعِبَادِهِۦ وَٱلطَّيِّبَـٰتِ مِنَ ٱلرِّزْقِ ... ٣٢ ... سورة الاعراف

"آپ فرمادیجئے کہ اللہ کے پیدا کیے ہوئے کپڑوں(زینت)کوجنھیں اس نےاپنے بندوں کے واسطے بنایا ہے اورکھانےپینے کی حلال چیزوں کوکس نے حرام کیا ہے؟"[4]

(1)۔غذا(طعام) سے مراد وہ اشیاء ہیں جوکھانےپینے کے کام آتی ہیں۔

(2)۔کھانے والی اشیاء میں اصل ضابطہ چیز کاحلال ہونا ہے،جیسے اللہ تعالیٰ کافرمان ہے:

هُوَ ٱلَّذِى خَلَقَ لَكُم مَّا فِى ٱلْأَرْضِ جَمِيعًا ... ٢٩ ... سورة البقرة

"(اللہ)وہی توہے جس نے تمہارے لیے زمین کی تمام چیزوں کوپیدا کیا ہے۔"[5]

اس آیت کے علاوہ کتاب وسنت میں بہت سی نصوص ہیں جواس امرپر دلالت کرتی ہیں کہ خوراک میں اصل ضابطہ ہرچیز کاحلال ہونا ہے الایہ کہ جن اشیاء کومستثنیٰ کردیا گیا ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:"اللہ تعالیٰ نے خوراک کےلیے پاک صاف اشیاء کو حلال قراردیا ہے تاکہ ان سے حاصل ہونے والی طاقت کے ذریعے سے وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت واطاعت کرے نہ کہ معصیت

کا ارتکاب کرے، چنانچہ فرمان الٰہی ہے :

لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا ... ٩٣ ... سورة المائدة

"ایسے لوگوں پر جو کہ ایمان رکھتے ہوں اور نیک کام کرتے ہوں اس چیز میں کوئی گناہ نہیں جس کو وہ کھا پی چکے ہوں۔" [6]

یہی وجہ ہے کہ گناہ کے عادی شخص کے ساتھ، حلال خوراک مہیا کرکے، تعاون کرنا جائز نہیں، مثلاً : کوئی شخص کسی ایسے شخص کو گوشت اور روٹی دے جو اسے کھانے کے بعد شراب پیے اور بے حیائی کا ارتکاب بھی کرے۔ یاد رہے جس نے پاک صاف اشیاء کھائیں اور اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا نہ کیا تو وہ مذموم شخص ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ ٨ ... سورة التكاثر

"پھر اس دن تم سے ضرور بالضرور نعمتوں کا سوال ہوگا۔" [7]

اللہ تعالیٰ نے پاک صاف اشیاء کو اس لیے مباح قرار دیا تاکہ لوگ ان سے استفادہ کریں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

يَسْأَلُونَكَ مَاذَا أُحِلَّ لَهُمْ قُلْ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ ٤ ... سورة المائدة

"آپ سے دریافت کرتے ہیں کہ ان کے لیے کیا کچھ حلال ہے؟ آپ کہہ دیجئے کہ تمام پاک چیزیں تمہارے لیے حلال کی گئی ہیں۔" [8]

(3)۔ اللہ تعالیٰ نے کھانے پینے کی جو اشیاء حرام کی ہیں ان سے متعلق وضاحت کرتے ہوئے فرمایا :

وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ إِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ إِلَيْهِ ... ١١٩ ... سورة الأنعام

"حالانکہ اللہ نے ان سب جانوروں کی تفصیل بتادی ہے جن کو اس نے تم پر حرام کیا ہے مگر وہ بھی جب تم کو سخت ضرورت پڑجائے تو حلال ہیں۔" [9]

اگر کسی چیز کی حرمت بیان نہیں کی گئی تو وہ حلال ہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :

"إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَضَ فَرَائِضَ فَلَا تُضَيِّعُوهَا، وَحَرَّمَ حُرُمَاتٍ فَلَا تَنْتَهِكُوهَا، وَحَدَّ حُدُودًا فَلَا تَعْتَدُوهَا، وَسَكَتَ عَنْ أَشْيَاءَ مِنْ غَيْرِ نِسْيَانٍ فَلَا تَبْحَثُوا عَنْهَا"

"اللہ تعالیٰ نے فرائض مقرر کیے ہیں انھیں ضائع مت کرو، کچھ اشیاء حرام قرار دی ہیں ان کا ارتکاب نہ کرو اور اس نے حدود متعین کی ہیں ان سے تجاوز نہ کرو، کچھ اشیاء کے بارے میں بھولے بغیر خاموشی، اختیار کی ہے، ان کے بارے میں تحقیق میں نہ پڑو۔" [10]

(4)۔ کھانے پینے اور پہننے کی جن اشیاء کو اللہ تعالیٰ نے یا اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام قرار نہیں دیا، انھیں حرام کہنا جائز نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ حرام کیا ہے وہ تفصیل سے بیان فرمادیا ہے، لہذا جو چیز حرام ہے اس کی حرمت کا ذکر ضرور (قرآن وحدیث میں) موجود ہوگا۔ جس طرح اللہ تعالیٰ کی حرام کی ہوئی چیز کو حلال سمجھ لینا جائز نہیں، اسی طرح جس چیز کے بارے میں اللہ نے صرف نظر کیا ہے اور اسے حرام قرار نہیں دیا، اسے حرام کہنا درست نہیں۔

(5)۔ کھانے پینے کی اشیاء کے حلال اور حرام میں قاعدہ ضابطہ یہ ہے کہ وہ کھانا جو پاک صاف ہو اور اس میں ضرر نہ ہو تو وہ مباح ہے اور جو نجس ہو وہ حرام ہے، مثلاً : مردار، خون، لید، پیشاب، نشہ آور اشیاء، حشیش (بھنگ) اور گندی اور بدبودار اشیاء وغیرہ۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ ٣ ... سورة المائدة

"تم پر حرام کیا گیا مردار اور خون اور خنزیر کا گوشت اور جس پر اللہ کے سوا دوسرے کا نام پکارا گیا ہو۔۔۔" [11]

مردار سے مراد وہ جانور ہے جس کی زندگی شرعی طریقے سے ذبح کیے بغیر ختم ہوجائے۔ اسے اس لیے حرام قرار دیا گیا کہ وہ خبیث خوراک ہے، لہذا اس کی تحریم شریعت کے محاسن میں شامل ہے، البتہ اگر کوئی شخص انتہائی طور پر مجبور ہوجائے کہ اس کی زندگی کی بقا کا مسئلہ ہو تو اس قدر کھا سکتا ہے جس سے وہ زندہ رہ سکے۔

خون سے مراد ذبح کے وقت بہنے والا خون ہے۔ عہد جاہلیت میں اس جمے ہوئے خون کے ٹکڑوں کو بھون کر کھالیتے تھے۔ باقی رہا وہ خون جو ذبح کرنے کے بعد گوشت کے خلیوں میں یا رگوں میں باقی رہ جاتا ہے تو وہ مباح ہے حتیٰ کہ گوشت پکڑتے وقت جو خون ہاتھ کو لگ گیا یا کپڑے سے صاف کرتے وقت جو خون لگ گیا وہ نجس (حرام) نہیں ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں : "صحیح بات یہ ہے کہ ذبح کے وقت تیزی سے بہنے والا خون حرام ہے اور جو خون گوشت کی رگوں میں باقی رہ جاتا ہے وہ علماء کے نزدیک حرام نہیں ہے۔" [12]

(6)۔ کھانے پینے کی وہ اشیاء بھی حلال نہیں جن میں ضرر اور نقصان کا پہلو ہو، مثلاً : زہر، شراب، حشیش، سگریٹ اور تمباکو وغیرہ۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

"اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو۔"[13]

اس آیت کریمہ سے ہر وہ چیز حرام ثابت ہوتی ہے جس سے جسم یا عقل کو نقصان پہنچتا ہو۔

(7)۔ حلال کھانے دو قسم کے ہیں: حیوانات اور نباتات، مثلاً: اناج، پھل وغیرہ جو چیز نقصان کا باعث نہیں وہ مباح ہے۔

حیوانات دو قسم کے ہیں:

1۔ وہ حیوانات جو خشکی میں رہتے ہیں۔

2۔ وہ حیوانات جو پانی میں رہتے ہیں۔

خشکی کے جانور مباح ہیں مگر ان کی کچھ اقسام ایسی ہیں جنھیں شریعت نے حرام قرار دیا ہے، چنانچہ ان میں سے چند ایک یہ ہیں:

1۔ پالتو گدھا، سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

"نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم خيبر عن لحوم الحمر الأهلية ورخص في الخيل"

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن پالتو گدھوں کے گوشت کھانے سے منع کر دیا اور گھوڑوں کا گوشت کھانے کی اجازت دی۔"[14]

ابن منذر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "اس مسئلے میں اہل علم کے درمیان کسی زمانے میں کوئی اختلاف نہیں رہا۔"

2۔ خشکی کے جانوروں میں سے ان جانوروں کا گوشت بھی حرام ہے جو کچلی والے اور چیر نے پھاڑنے والے جانور ہیں، چنانچہ ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

"أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ"

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچلی والے درندوں کا گوشت کھانے سے منع کیا ہے۔"[15]

البتہ لگڑ بھگڑ کا گوشت کھانا جائز ہے، چنانچہ سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

"أمرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم بأكل الضبع"

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں لگڑ بھگڑ کھانے کی رخصت دی ہے۔"[16]

علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے جواز کو دلائل سے ثابت کیا ہے، چنانچہ وہ فرماتے ہیں: "جو درندہ دو اوصاف کا حامل ہو وہ حرام ہے، یعنی اس کی کچلی ہو اور وہ حملہ آور درندوں میں شمار ہوتا ہو، جیسے شیر، بھیڑیا، تیندوا اور چیتا وغیرہ، لگڑ بھگڑ میں تو صرف ایک وصف اس کی کچلی کا ہونا ہے اس کا شمار تو حملہ آور درندوں میں ہوتا ہی نہیں۔ درندے کے حرام ہونے کی وجہ اس میں درندگی کی ایسی قوت کا ہونا ہے جو اسے کھانے والے کی طبیعت پر اثر انداز ہوتی ہے، جس قسم کی خوراک کوئی کھائے گا ویسا ہی وہ اثر قبول کرے گا۔ درندگی کی جو تاثیر وقوت شیر، بھیڑیے، تیندوے اور چیتے میں ہوتی ہے وہ لگڑ بھگڑ میں نہیں پائی جاتی کہ جس کی وجہ سے دونوں قسم کے جانوروں میں برابری پائی جاتی ہو۔ لگڑ بھگڑ کو نہ لغت میں درندہ کہا گیا ہے نہ عرف میں۔"[17]

3۔ پرندے مباح ہیں مگر ایسے پرندے حرام ہیں جو پنجوں کے شکار کرتے ہیں، مثلاً: عقاب، باز، شکرا وغیرہ، چنانچہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

"نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن كل ذي ناب من السباع وعن كل ذي مخلب من الطير"

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچلی والے درندوں اور پنجے سے پکڑ کر شکار کرنے والے پرندوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔"[18]

امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "اس مسئلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آثار تواتر کے ساتھ ملتے ہیں جو سب صحیح ہیں۔ اس کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایات معروف ہیں۔"[19]

4۔ جو پرندے مردار کھاتے ہیں ان کا گوشت کھانا بھی حرام ہے، مثلاً: باز، گدھ اور کوا کیونکہ یہ خبیث (گندی) غذا کھاتے ہیں۔

5۔ وہ حیوانات بھی حرام ہیں جو خبیث سمجھے جاتے ہیں، مثلاً: سانپ، چوہا اور حشرات وغیرہ۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "سانپ اور بچھو کا کھانا حرام ہے۔ اس پر اہل علم کا اجماع ہے۔ جس شخص نے انھیں حلال سمجھتے ہوئے کھایا اسے توبہ کرنے کا حکم دیا جائے۔ اگر کسی نے حرام سمجھتے ہوئے کھایا

تووہ فاسق ہے، یعنی اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کرنے والا ہے۔ "[20]

6۔کیڑے مکوڑوں کوکھانا حرام ہے کیونکہ ان کاشمار خبیث اشیاء میں ہوتا ہے۔

(7)۔ ایسے حیوانات جوایک حلال اورایک حرام جانور کے ملاپ سے پیدا ہوں، ان کا کھانا بھی حرام ہے، مثلاً : خچر جوگھوڑی اور گدھے کے ملاپ کی پیداوار ہے۔ اس میں گدھے کی جانب کوترجیح دیتے ہوئے اسے حرام قرار دیا گیا ہے۔

(8)۔ بعض علماء نے خشکی کے حرام جانوروں کی چھ اقسام اجمالاً یوں بیان کی ہیں :

وہ جانور جن کا نام لے کر حرام قرار دیا گیا ہو، مثلاً : پالتوگدھا۔

وہ جانور جو وضع کردہ تعریف اورضابطے میں داخل ہوں، مثلاً : وہ درندہ جس کی کچلی ہویا وہ پرندہ جوپنجے سے شکار کرے اور کھائے۔

جو جانور مردار کھاتے ہیں، مثلاً گدھ اور کواوغیرہ۔

وہ جانور جوخبیث اور مکروہ سمجھے جاتے ہیں، مثلاً : چوہااور سانپ وغیرہ۔

وہ جانور جوحلال اور حرام کے ملاپ سے پیدا ہوں، مثلاً : خچر۔

وہ جانور جن کے بارے میں شارع علیہ السلام نے حکم دیا ہے کہ قتل کردیا جائے، مثلاً : پانچ فاسق جانور سانپ، چوہا، (کاٹنے والا) کتا، بچھو، چیل یا ان کو قتل کرنے سے منع کیا ہے، مثلاً : ہدہد، ممولا اور رینڈک وغیرہ۔

(9)۔ مذکورہ قسم کے حیوانات اور پرندوں کے سوا باقی سب حلال ہیں اصل اباحت کو دیکھتے ہوئے، مثلاً : گھوڑا، چوپائے، (گائے، اونٹ، بھیڑ، بکری) مرغی، جنگلی گدھا، ہرن، شترمرغ اور خرگوش وغیرہ۔ ان سب کا گوشت پاک صاف اور پسندیدہ سمجھا جاتا ہے، لہذا یہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں داخل ہے :

قُلۡ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ

"آپ کہہ دیجئے کہ تمام چیزیں تمہارے لیے حلال کی گئی ہیں۔ "[21]

(10)۔ اگر کسی بھیڑ، گائے اور اونٹ کی اکثر خوراک گندی اشیاء ہوں تووہ بھی حلال جانوروں میں سے مستثنیٰ ہیں، یعنی ان کا کھانا حرام ہے۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت میں ہے :

"نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ الْجَلَّالَةِ وَأَلْبَانِهَا"

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گندگی کھانے والے جانوروں کا گوشت کھانے اوران کا دودھ پینے سے منع فرمایا ہے۔ "[22]

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت یوں ہے :

"أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الأَهْلِيَّةِ، وَعَنِ الْجَلَّالَةِ، وَعَنْ رُكُوبِهَا، وَعَنْ أَكْلِ لَحْمِهَا"

"۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پالتو گدھوں کے گوشت کھانے سے اور گندی اشیاء کھانے والے جانور پر سواری کرنے اور ان کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔ "[23]

ایسے جانوروں میں خواہ چوپائے ہوں یا مرغی وغیرہ، نیز ان کا دودھ ہو یا انڈے، سب کچھ نجس ہے۔ ایسے جانور کو تین روز تک باندھ کر رکھا جائے اور صرف پاک صاف خوراک کھلائی جائے، پھر ان کا گوشت یا انڈے کھائے جائیں۔

علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں : "مسلمانوں کا اس مسئلے پر اتفاق ہے کہ جب کوئی جانور نجس چارہ کھاتا ہو تو اسے باندھ کر پاک صاف چارہ کھلایا جائے، تب اس کا دودھ اور گوشت حلال ہوگا۔ اسی طرح وہ کھیت یا پھلوں کے درخت جنھیں گندا پانی دیا جاتا ہو پاک صاف پانی دیا جائے تب ان کا کھانا حلال ہوگا کیونکہ خبیث شے پاک چیز پر اثرات چھوڑتی ہے۔ "[24]

(11)۔ پیاز، لہسن وغیرہ اشیاء جن کی بو ناپسندیدہ ہوتی ہے ان کا کھانا مکروہ ہے بالخصوص جب مسجد میں آنا ہو توان اشیاء سے پرہیز کرنا چاہیے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :

"مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ - يَعْنِي الثُّومَ - ، فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا"

"جس شخص نے اس پودے (پیاز، لہسن وغیرہ) سے کچھ کھایا وہ مسجد میں نہ آئے۔ "[25]

(12)۔ جس شخص کو اپنی جان کا خطرہ ہو وہ اس اضطراری حالت میں اپنی زندگی بچانے کے لیے حرام شے کھا سکتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ ... ١٧٣ ... سورة البقرة

"پھر مجبور ہو جائے اور وہ حد سے بڑھنے والا اور زیادتی کرنے والا نہ ہو، اس پر ان کے کھانے میں کوئی گناہ نہیں۔ "[26]

اسی طرح جب کوئی شخص جان بچانے کے لیے دوسرے کا کھانا کھانے پر مجبور ہو اور کھانے کا مالک اس کیفیت میں نہ ہو تو مالک کے لیے ضروری ہے کہ وہ اسے اتنی خوراک قیمتاً دے دے جس سے اس کی زندگی بچ جائے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "اگر مجبور آدمی فقیر ہو تو اس پر کھانے کا معاوضہ لازم نہیں۔ بھوکے کو کھانا کھلانا اور ننگے کو کپڑے پہنانا فرض کفایہ ہے، جب بھوکے کو کوئی نہ کھلائے یا ننگے کو کوئی نہ پہنائے تو معین افراد پر یہ فرض عین بن جاتا ہے۔ "[27]

(13) کسی مسلمان کے پاس ایک سے زائد اشیاء موجود ہوں جن کے استعمال کیا سے فی الحال ضرورت نہیں جبکہ اس کے دوسرے مسلمان بھائی کو اس کے استعمال کی شدید ضرورت ہے، نیز شے کے استعمال کرنے سے اس میں کوئی کمی یا فرق بھی نہ آتا ہو تو مالک کو چاہیے کہ اپنے بھائی کو بلا عوض اس کے استعمال کی اجازت دے دے، مثلاً: سردی سے بچنے کے لیے کسی کو عارضی طور پر چادر یا کمبل وغیرہ دینا، یا کنویں کا پانی نکالنے کے لیے رسی یا ڈول مہیا کرنا یا کھانا پکانے کے لیے کوئی برتن دینا۔ اگر کوئی ایسا نہیں کرتا تو وہ عند اللہ قابل مذمت ہے، چنانچہ ارشاد الٰہی ہے:

وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ ٧ ... سورۃ الماعون

"اور (لوگوں کو) استعمال کی معمولی چیزیں بھی دینے سے انکار کرتے ہیں۔ "[28]

سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"ماعون وہ اشیاء ہیں جنھیں لوگ عموماً ایک دوسرے سے استعمال کے لیے مانگ لیتے ہیں، مثلاً: کلہاڑی، ہنڈیا، ڈول وغیرہ۔ "[29]

(14)۔ اگر کسی شخص کا پھلوں کے باغ کے قریب سے گزر ہو تو وہ درخت پر لگا ہوا یا گرا ہوا پھل مفت کھا سکتا ہے۔ اس کے بارے میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایات موجود ہیں۔ اس میں یہ شرط ہے کہ وہ پھل کسی چار دیواری میں نہ ہو یا اس پر کسی کا پہرہ نہ ہو یا وہ درخت پر چڑھا نہ ہو یا درخت کو پتھر مار کر پھل حاصل نہ کیا ہو اور اپنے ساتھ اٹھا کر نہ لے جانے والا ہو اور نہ اس نے جمع شدہ پھل سے اٹھایا ہو الا یہ کہ انتہائی مجبوری کی حالت میں ایسا کرلے تو اس میں کوئی حرج نہیں بلکہ اس کی شرعاً اجازت ہے۔

(15)۔ مسلمان پر اجنبی مسلمان کی ایک دن رات کی مہمانی کرنا واجب ہے بشرطیکہ شہر سے دور کسی گاؤں یا بستی سے اس کا گزر ہو۔ اگر شہر ہو تو مہمانی واجب نہیں کیونکہ وہاں ہوٹل وغیرہ عام ہوتے ہیں بخلاف گاؤں کے کہ وہاں ہوٹل وغیرہ کا بندوبست نہیں ہوتا۔

1۔ مذکورہ حالت میں ضیافت کے وجوب کی دلیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرم ضيفه جائزته قالوا وما جائزته يا رسول الله صلى الله عليه وسلم! قال يومه وليلته"

"جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ اپنے مہمان کی مہمانی ایک دن رات کے عطیہ کے ساتھ کرے۔ انھوں (صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین) نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مہمان کا عطیہ کتنا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک دن رات۔ "[30]

یہ حدیث مہمان کی مہمان نوازی کے وجوب پر دلیل ہے کیونکہ حدیث کے الفاظ (من کان یؤمن باللہ) ہیں۔ اور ایمان باللہ کو مہمان نوازی سے مشروط کرنا اس کے وجوب کی دلیل ہے۔ صحیحین میں روایت ہے:

"إِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَأَمَرُوا لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِي لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلُوا فَخُذُوا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ الَّذِي يَنْبَغِي لَهُمْ"

"اگر تم کسی قوم کے ہاں ٹھہرو تو جو مناسب چیزیں تمھیں مہمانی کے لیے دیں اسے قبول کرو اور اگر ایسا نہ کریں تو ان سے خود ہی مہمانی کا حق لے لو۔ "[31]

(16)۔ اس کے بارے میں سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا وہ واقعہ مشہور ہے جس میں ہے کہ آپ نے اپنے مہمان کی خدمت میں بھنا ہوا بچھڑا پیش کیا۔ یہ واقعہ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ ضیافت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی شریعت میں سے ہے۔ اس واقعہ سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ مہمان کی خدمت میں اس کی ضرورت سے بڑھ کر شے پیش کی جانی چاہیے۔ یہ سب کچھ دین ابراہیم علیہ السلام کی اعلیٰ خوبیوں میں سے ایک خوبی تھی اور یہ عمل مکارم اخلاق میں شامل ہے۔

ہمارے دین اسلام نے نہ صرف اسے قائم رکھا بلکہ اس کی مزید تاکید فرمائی ہے اور اس کے بارے میں رغبت دلائی ہے۔ دین اسلام نے دس حقوق کا ذکر کرتے ہوئے مسافر کا بھی یہ حق بتایا کہ اس کی مہمان نوازی کی جائے، چنانچہ ارشاد ربانی ہے:

وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَبِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُورًا ٣٦ ... سورۃ النساء

"اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ سلوک و احسان کرو اور رشتہ داروں سے اور یتیموں سے اور مسکینوں سے اور قرابت دار ہمسایہ سے اور اجنبی ہمسایہ سے اور پہلو کے ساتھی سے اور راہ کے مسافر سے اور ان سے جن کے مالک تمہارے ہاتھ ہیں، (غلام کنیز) یقیناً اللہ تعالیٰ تکبر کرنے والوں اور شیخی خوروں کو پسند نہیں فرماتا "[32]

نیز ارشاد ہے:

"لہذا آپ قرابت دار، مسکین اور مسافر ہر ایک کو اس کا حق دیجئے۔" [33]

مزید برآں زکاۃ کے جو آٹھ مصارف سورہ توبہ میں بیان کیے گئے ہیں ان میں مسافر کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے ہمیں ایسا کامل دین اور حکمتوں سے بھرپور شریعت عطا فرمائی جو سراسر رحمت ورافت ہے۔

---

[1]۔البقرۃ:2/168۔

[2]۔البقرۃ:2/172۔

[3]۔المومنون 23/51۔

[4]۔الاعراف 7/32۔

[5]۔البقرۃ:2/29۔

[6]۔المائدۃ:5/93۔

[7]۔التکاثر 8/102۔

[8]۔الانعام 6/119۔

[9]۔الانعام:6/119۔

[10]۔السنن الکبریٰ للبیہقی 10/12 وسنن الدار قطنی 4/183 حدیث 4350 واللفظ لہ۔

[11]۔المائدۃ 5/3۔

[12]۔مجموع الفتاویٰ 21/522۔

[13]۔البقرۃ:2/195۔

[14]۔صحیح البخاری المغازی باب غزوۃ خیبر حدیث 4219۔ وصحیح مسلم الصید والذبائح باب اباحۃ اکل لحم الخیل حدیث 1941 واللفظ لہ۔

[15]۔صحیح البخاری الذبائح والصید باب اکل کل ذی ناب من السباع حدیث 5530 وصحیح مسلم الصید والذبائح باب تحریم کل ذی ناب من السباع۔۔۔ حدیث 1932 واللفظ لہ۔

[16]۔سنن ابی داود الاطعمۃ باب فی اکل الضبع حدیث 3801 وجامع الترمذی الحج باب ماجاء فی الضبع یصیبھا المحرم حدیث 851۔

[17]۔اعلام الموقعین 2/120۔

[18]۔صحیح مسلم الصید والذبائح، باب تحریم اکل کل ذی ناب من السباع۔۔۔، حدیث 1934۔

[19]۔اعلام الموقعین 2/118۔

[20]۔مجموع الفتاویٰ 11/609۔

[21]۔المائدۃ:5/4۔

[22]۔سنن ابی داود الاطعمۃ باب النھی عن اکل الجلالۃ والبانھا حدیث 3785۔

[23]۔سنن ابی داود الاطعمۃ باب فی اکل لحوم الحمر الاھلیۃ حدیث 3811۔

[24]۔اعلام الموقعین 2/15۔

[25]۔صحیح البخاری الاذان باب ماجاء فی النوم النیء والبصل والکراث 853 وصحیح مسلم الصلاۃ باب نھی من اکل ثوما اوبصلا۔۔۔ حدیث 561۔564۔ البتہ صحیح بخاری میں (مصلانا) کے بجائے (مَسجِدَنَا) ہے۔

[26]۔البقرۃ:2/173۔

[27]۔ الفتاویٰ الکبریٰ الاختیارات العلمیۃ الاطعمۃ 548/5۔

[28]۔ الماعون 7/107۔

[29]۔ تفسیر الطبری تفسیر سورۃ الماعون و تفسیر ابن کثیر الماعون 7/107۔

[30]۔ صحیح البخاری الادب باب من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلا یؤذ جارہ حدیث 6019۔ و صحیح مسلم اللقطۃ باب الضیافۃ و نحوھا حدیث 48 بعد حدیث 1726 واللفظ لہ۔

[31]۔ صحیح البخاری المظالم باب قصاص المظلوم اذا وجد مال ظالمۃ حدیث 2461 و صحیح مسلم القطۃ باب الضیافۃ و نحوھا، حدیث 1727 واللفظ لہ۔

[32]۔ النساء 4/36۔

[33]۔ الروم 30/38۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[قرآن وحدیث کی روشنی میں فقہی احکام و مسائل]()

کھانے کے احکام: جلد 02 : صفحہ 446